181 ـ سودی بنکوں سے لین دین کرنا

سوال

سودی بنکوں کے ساتھ لین دین کرنے کا حکم.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال:

مندرجہ ذیل اشخاص کا حکم کیا ہے:

ـ وہ شخص جو بنك میں رقم ركھے اور سال گزرنے پر فائدہ حاصل كرے؟

ـ كچھ مدت كے ليے بنك سے فائدہ پر قرض حاصل كرنے والا شخص؟

ـ وہ شخص جو ان بنكوں ميں رقم ركھے ليكن اس پر فائدہ حاصل نہ كرے؟

ـ ان بنكوں ميں ملازمت كرنے والا شخص چاہے وہ مينجر ہو يا كوئى اور؟

بنك كو اپنى جگہ اور مكان كرايہ پر دينے والے كا حكم كيا ہے؟

جواب:

بنكوں ميں نہ تو فائدہ كے ساتھ رقم ركھى جاسكتى ہے اور نہ ہى بنك سے فائدہ پر قرض حاصل كرنا جائز ہے، كيونكہ يہ سب كچھ صريحا سود ہے، اور بنكوں كے علاوہ كہيں اور بھى فائدہ پر رقم ركھنى جائز نہيں، اور اسى طرح كسى شخص سے بھى فائدہ پر قرض حاصل كرنا جائز نہيں ہے، بلكہ سب اہل علم كے ہاں يہ حرام ہے.

كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور اللہ تعالى نے بيع حلال كى اور سود حرام كيا ہے

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اللہ تعالی سود کو مٹاتا اور صدقے کو بڑھاتا ہے

اور ایك جگہ پر فرمایا:

اے ایمان والو! اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو، اگر تم مومن ہو، اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائےگا

پھر اللہ تعالی نے اس سب کچھ کے بعد فرمایا:

اور اگر وہ تنگ دست ہو تو اسے اس کی آسانی تك کےلیے مہلت دے دو الآیۃ ...

اللہ تعالی اس سے اپنے بندوں کو یہ تنبیہ کرنا چاہتا ہے کہ تنگ دست سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرنا جائز نہیں اور نہ ہی اسے مہلت دینے کے عوض میں زیادہ رقم عائد کرنی جائز ہے، بلکہ اس کی خوشحالی تك بغیر رقم زیادہ کیے انتظار کرنا واجب اور ضروری ہے، کیونکہ وہ ادائیگی سے عاجز ہے، یہ سب کچھ اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر رحمت اور اس کا فضل و کرم اور مہربانی ہے، اور انہیں ظلم اور بد ترین قسم کے لالچ سے بچانا ہے جو ان کے لیے نقصان دہ ہے نہ کہ نفع مند.

اور مجبوری کے وقت بنك میں بغیر کسی فائدہ کے رقم رکھنے میں کوئی حرج نہیں، اور سودی بنك میں ملازمت کرنا جائز نہیں چاہے مینجر ہو یا منشی اور اکاؤنٹنٹ یا کوئی اور کام، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی و معصیت اور ظلم و زیادتی میں تعاون مت کرو اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو بلا شبہ اللہ تعالی شدید سزا دینے والا ہے

اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے، اور سود کھلانے، اور سود لکھنے، اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا: یہ سب برابر ہیں.

یہ حدیث امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے صحیح مسلم میں روایت کی ہے.

معاصی و گناہ اور برائی میں تعاون کرنے کی حرمت پر بہت سی آیات و احادیث دلالت کرتی ہیں، اور اسی طرح مذکورہ دلائل کی روشنی میں سودی بنکوں کو عمارتیں کرایہ پر دینا جائز نہیں، اور اس لیے بھی کہ اس میں سودی کاموں میں ان کی معاونت ہوتی ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ سب کو ہدایت کی نعمت سے نوازے اور سب مسلمانوں کو چاہے وہ حکمران ہیں یا محکوم اللہ تعالی سود سے جنگ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور سود سے بچا کر رکھے، شرعی معاملات میں جنہیں اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مباح قرار دیا ہے اسی میں کفائت ہے، بلا شبہ اللہ تعالی اس پر قادر ہے.

الشیخ ابن باز (رحمہ اللہ تعالی)

بنکوں میں فائدہ (سود) پر سرمایہ کاری کرنے کا حکم

سوال:

بنکوں میں سرمایہ کاری کرنے کا حکم کیا ہے؟ یہ علم میں رہے کہ بنك رقم رکھنے پر فائدہ دیتے ہیں؟

جواب:

شریعت اسلامیہ کا علم رکھنے والوں کے ہاں یہ بات معلوم ہے کہ بنکوں میں سودی فائدہ پر سرمایہ کاری کرنا شرعا حرام، اور کبیرہ گناہوں میں سے ایك کبیرہ گناہ، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ نہ کھڑے ہونگے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے، یہ اس لیے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ تعالی نے تجارت حلال کی اور سود حرام کیا ہے، جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالی کی نصیحت سن کر رك گیا اس کے لیے وہ ہے جو گزر چکا، اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد، اور جو کوئی دوبارہ اس طرف لوٹا وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہی اس میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالی سود کو مٹاتا ہے، اور صدقہ بڑھاتا ہے، اور اللہ تعالی کسی ناشکرے اور گنہگار سے محبت نہیں کرتا البقرة (275 - 276).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ کرلو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے گا

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے، اور سود کھلانے، اور سود لکھنےوالے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی، اور فرمایا: یہ سب برابر ہیں"

اسے مسلم نے صحیح مسلم میں نقل کیا ہے.

اور صحیح بخاری میں امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو جحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور سود کھلانے والےاور تصاویر پر لعنت فرمائی"

اور بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہلاکت والی سات اشیاء سے اجتناب کرو، ہم نے عرض کیا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسی ہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی کے ساتھ شرک کرنا، اور جادو، اور اللہ تعالی کی جانب سے حرام کردہ جان کو ناحق قتل کرنا، اور سود کھانا، اور یتیم کا مال ہڑپ کرنا، اور میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا، اور پاکباز غافل مومن عورتوں پر بہتان لگانا"

اس معنی ـ سود کی حرمت اور اس سے بچنے کے دلائل ـ کی آیات اور احادیث بہت زیادہ ہیں، لہذا سب مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ سود کو ترک کردیں اور اس سے بچیں، اور ایك دوسرے کو اس سے اجتناب کرنے کی تلقین بھی کریں.

اور مسلمان حکمران اور ذمہ داران پر بھی واجب ہے کہ وہ اپنے ملك میں بنك قائم کرنے والوں کو اس سے منع کریں، اور اللہ تعالی کے حکم کا نفاذ کرتے اور اس کی سزا سے بچتے ہوئے انہیں شریعت اسلامیہ کا پابند بنائیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

داود اور عیسی بن مریم (علیہما السلام) کی زبان سے بنی اسرائیل میں سے ان لوگوں پر لعنت کی گئی جنہوں نے کفر کیا، یہ اس لیے کہ انہوں نے جو نافرمانیاں اور معصیت کا ارتکاب کرتے تھے، اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے، وہ جو برائیاں کرتے اس سے ایك دوسرے کو روکتے نہیں تھے، جو کچھ وہ کرتے تھے یقینا وہ بہت ہی برا تھا المائدۃ (79).

اور ایك مقام پر اللہ عزوجل نے فرمایا:

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایك دوسرے كے ولی ہیں، وہ ایك دوسرے كو نیكی كا حكم دیتے اور برائی سے منع كرتے ہیں

اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" جب لوگ برائی دیكھیں اور اس برائی وہ نہ روكیں تو قریب ہے كہ اللہ تعالی ان سب كو عمومی سزا دے دے"

امر بالمعروف اور نہی عن المنكر یعنی نیكی كاحكم دینے اور برائی سے منع كرنے كے وجوب میں بہت زیادہ آیات و احادیث وارد ہیں، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے كہ وہ سب مسلمانوں وہ حكمران ہوں یا علماء یا عام رعایا كے لوگ اور عام لوگ ان سب كو شریعت اسلامیہ پر چلنے كی توفیق عطا فرمائے، اوراس پر استقامت بخشے، اور شریعت اسلامیہ كی مخالفت كرنے والی ہر چیز سے بچنے كی توفیق عطا فرمائے. بلاشبہ اسی اللہ تعالی ہی سب سے بہتر دینے والا ہے.

الشیخ ابن باز (رحمہ اللہ تعالی)

بنكوں میں خاص منافع پر رقم ركھنے كا حكم

سوال:

معین نفع كے ساتھ بنكوں میں رقم ركھنے كا حكم كیا ہے.... ؟

جواب:

معین منافع كے ساتھ بنكوں مین رقم ركھنا جائز نہیں، كیونكہ یہ معاہدہ سود پر مشتمل ہے، اور پھر اللہ تعالی كا فرمان تو یہ ہے كہ:

اور اللہ تعالی نے تجارت كو حلال كیا اور سود كو حرام قرار دیا ہے

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالی كا تقوی اختیار كرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم سچے مومن ہو، اگر تم ایسا نہیں كرو گے تو پھر اللہ تعالی اور اس كے رسول صلی اللہ علیہ وسلم كے ساتھ جنگ كے لیے تیار ہو جاؤ، اور اگر تم توبہ كرلو تو تمہارے لیے تمہارے اصل مال ہیں، نہ تو تم خود ظلم كرو اور نہ ہی تم پرظلم كیا جائے گا

اور یہ رقم ركھنے والا جو اس رقم پر جو كچھ حاصل كررہا ہے اس میں كوئی بركت نہیں كیونكہ اللہ تعالی كا فرمان

ہے:

اللہ تعالی سود کو مٹاتا اور صدقہ کو بڑھاتا ہے

یہ قسم رباالنسیئۃ اور رباالفضل میں شامل ہے، کیونکہ رقم رکھنے والا شخص بنك کو اپنی رقم اس شرط پر دیتا ہے کہ یہ رقم ایك معلوم مدت تك منافع کی معلوم مقدار کے ساتھ بنك میں رہے گی...

مستقل فتوی اور ریسرچ کمیٹی (اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء)

واللہ اعلم .